

از عدالتِ عظمیٰ

نوٹکی شیشار ترم

بنام

سب کلکٹر، لینڈ ایکویزیشن وجے واڑہ اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 31 اکتوبر 1991

[ایم ایچ کانیا اور آر ایم ساہائی، جسٹس صاحبان]

لینڈ ایکویزیشن ایکٹ، 1894: دفعہ 4 (1)۔ (آندھرا پردیش (ترمیمی) ایکٹ، 1983 کے ذریعے ترمیم شدہ)۔

زمین کا حصول۔ نوٹیفکیشن۔ نوٹیفکیشن کی اشاعت نوٹیفکیشن کی تاریخ سے 40 دنوں کے اندر لازمی ہے۔ عدم تعمیل حصول کو باطل کرتی ہے۔

حصولی کارروائی۔ زمین کے حصول کے لیے دی گئی رضامندی۔ نوعیت اور اثر۔ قرار پایا کہ رضامندی معاہدہ ایکٹ کی شرائط میں پیشکش کے برابر ہے۔ اسے قبول کرنے سے پہلے واپس لیا جاسکتا ہے۔

اپیل کنندہ کی زمین کے حصول کے لیے کارروائی شروع کی گئی، اور لینڈ ایکویزیشن ایکٹ، 1894 کی دفعہ 4 (1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن گورنمنٹ گزٹ میں شائع کیا گیا۔ مذکورہ نوٹیفکیشن کا خلاصہ مقامی علاقے میں 40 دنوں کے اندر شائع نہیں کیا گیا جس کے اندر اسے آندھرا پردیش (ترمیمی) ایکٹ، 1983 کے ذریعے ترمیم شدہ 1894 ایکٹ کی دفعہ 4 (1) کے تحت شائع کرنا ضروری تھا۔ معاوضے کے تعین کے حوالے سے انکوائری کے دوران، اپیل کنندہ نے اپنی زمین کے حصول پر رضامندی ظاہر کی بشرطیکہ اسے ایک ہی قسط میں معاوضہ دیا جائے۔ تاہم، کسی بھی ایوارڈ بننے سے پہلے اس نے اپنی رضامندی واپس لے لی اور حصولی کارروائی کی درستگی کو چیلنج کرتے ہوئے ایک پٹیشن دائر کی۔ عدالتِ عالیہ کے ایک جج نے اس کی پٹیشن خارج کر دی، یہ قرار دیتے ہوئے کہ چونکہ اس نے زمین کے حصول پر اپنی رضامندی دی تھی، وہ حصولی کارروائی کو چیلنج نہیں کر سکتا۔ اپیل پر

عدالتِ عالیہ کی ڈویژن پنچ نے سنگل جج کے فیصلے کی تصدیق کی۔ عدالتِ عالیہ کی ڈویژن پنچ کے فیصلے کے خلاف، اس عدالت میں ایک اپیل دائر کی گئی۔

اپیل قبول کرتے ہوئے یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ:

1- عدالتِ عالیہ کا سنگل جج اور ڈویژن پنچ بالترتیب اپیل کنندہ کی دائر کردہ رٹ پیش اور اپیل کو خارج کرنے میں واضح طور پر غلطی پر تھے۔ اپیل کنندہ کا بیان۔ کہ وہ ایک ہی قسط میں معاوضہ دیے جانے پر حصول قبول کرنے کو تیار ہے۔ قانونی طور پر معاہدہ ایکٹ کی شرائط میں محض ایک پیشکش سے زیادہ نہیں تھا۔ مذکورہ پیشکش کبھی بھی لینڈ ایکویزیشن آفیسر جس کے سامنے یہ پیش کی گئی تھی نے قبول نہیں کی۔ ایک طرف تو، ایک ہی قسط میں معاوضے کا ایوارڈ بنانا، اس آفیسر نے اپیل کنندہ کو معاوضہ دینے کا کوئی بھی ایوارڈ اس پیشکش کو اپیل کنندہ نے واپس لینے یا یہاں تک کہ رٹ پیش اور اپیل کرنے سے پہلے بھی نہیں بنایا تھا۔ جب تک پیشکش قبول نہیں کی گئی جماعتوں کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں تھا اور اپیل کنندہ اپنی پیشکش واپس لینے کا حق رکھتا تھا۔ پیشکش واپس لینے میں کچھ بھی غیر منصفانہ یا غیر مناسب نہیں تھا، کیونکہ اپیل کنندہ کسی بھی طرح لا محدود مدت تک پیشکش کھلی رکھنے کا پابند نہیں تھا۔

2- اپیل کنندہ کی زمین کا حصول قانونی طور پر باطل ہے کیونکہ نوٹیفیکیشن کا خلاصہ گورنمنٹ گزٹ میں نوٹیفیکیشن کی اشاعت کے 40 دنوں کے اندر مقامی علاقے میں شائع نہیں کیا گیا تھا۔ مقامی علاقے میں اس طرح کی اشاعت کے لیے 40 دنوں کی مدت آندھرا پردیش (ترمیمی) ایکٹ، 1983 کے ذریعے ترمیم شدہ 1894 ایکٹ کی دفعہ 4 (1) کے ذریعے لازمی بنائی گئی ہے۔ ایسی عدم تعمیل حصول کو قانونی طور پر باطل کرتی ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1720 / 1986۔

آندھرا پردیش عدالتِ عالیہ کے 5.7.1985 کے فیصلے اور آرڈر کے خلاف جو رٹ اپیل نمبر 577 / 1985 میں دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے: بی کانتاراؤ

جواب دہندگان کی طرف سے: کے مدھوار یڈی اور جی پر بھا کر

عدالت کا فیصلہ کانیا، جسٹس نے دیا:

یہ خصوصی اجازت کے تحت آندھرا پردیش عدالتِ عالیہ کی ڈویژن بیچ کے فیصلے کے خلاف ایک اپیل ہے جس نے اس عدالت میں دائر رٹ اپیل نمبر 577 / 1985 کو خارج کر دیا تھا۔ اس اپیل کے تصفیہ کے لیے بہت کم حقائق درکار ہیں۔

اپیل کنندہ آندھرا پردیش کے کرشنا ضلع کے وجے واڑہ علاقہ میں راموار پاڈو گاؤں میں تقریباً 2 ایکڑ اراضی پر مشتمل ایک پلاٹ کا مالک ہے۔ آندھرا پردیش کی حکومت نے عوامی مقصد کے لیے مذکورہ اراضی میں سے تقریباً 11 ایکڑ اور 89 سینٹ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لینڈ ایکویزیشن ایکٹ، 1894 (جسے آگے "مذکورہ ایکٹ" کہا جائے گا) کی دفعہ 4 (1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن 9 فروری 1976 کو گورنمنٹ گزٹ میں شائع کیا گیا۔ مذکورہ نوٹیفکیشن کا خلاصہ 2 اپریل 1978 کو اس مقامی علاقے میں شائع کیا گیا جہاں حاصل کی جانے والی اراضی واقع ہے، 40 دنوں کی مدت سے کہیں زیادہ دیر بعد جس کے اندر اسے آندھرا پردیش (ترمیمی) ایکٹ، 1983 (ایکٹ 9 / 1983) کے ذریعے ترمیم شدہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 4 (1) کے تحت شائع کرنا ضروری تھا۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 17 (4) کے تحت فوری کارروائی کے شق کو استعمال کرتے ہوئے دفعہ 5A کے تحت انکوائری کو معطل کر دیا گیا۔ دفعہ 6 کے تحت نوٹیفکیشن مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کے ہی دن شائع کیا گیا۔ اپیل کنندہ اور دیگر جن کی زمینیں مذکورہ نوٹیفکیشن کے تحت حاصل کی گئی تھیں کو دیے جانے والے معاوضے کے تعین کے حوالے سے ایک انکوائری کی گئی۔ ایسا لگتا ہے کہ مذکورہ انکوائری کے دوران اپیل کنندہ نے متعلقہ لینڈ ایکویزیشن آفیسر سے کہا کہ وہ زمین کے حصول پر رضامند ہے بشرطیکہ اسے ایک ہی قسط میں معاوضہ دیا جائے۔ شاید، وجہ یہ تھی کہ اگر معاوضہ بغیر کسی تاخیر کے ایک ہی قسط میں دیا جاتا، تو اپیل کنندہ کچھ دوسری زمین خرید سکتا تھا، کیونکہ اس کی ملکیت سیلنگ حد سے کم تھی۔ مذکورہ بالا حقائق ٹرائل کورٹ نے تلاش کیے تھے اور عدالتِ عالیہ نے تسلیم کیے تھے۔ 9 نومبر 1979 کو، کسی بھی ایوارڈ بننے سے پہلے، اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی زمین کے حصول کی رضامندی، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا، اس نے واپس لے لی اور 14 مئی 1981 کو، اپیل کنندہ نے زمین حصولی کارروائی کی درستگی پر سوال اٹھاتے ہوئے عدالتِ عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی۔ سنگل بیج جس کے سامنے مذکورہ رٹ پٹیشن ایک اور رٹ پٹیشن کے ساتھ سماعت کے لیے پیش ہوئی، نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ زمین کے حصول پر معاوضہ دیے جانے کے بشرطے رضامند ہو گیا تھا، اور

لہذا اپیل کنندہ کے لیے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 4 (1) اور دفعہ 6 کے تحت جاری کردہ مذکورہ نوٹیفکیشنز کی درستی کو چیلنج کرنا کھلا نہیں تھا۔ اس نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کی جانب سے مذکورہ نمائندگی یا رضامندی واپس لینا کسی بھی طرح اس کی مدد نہیں کرتا۔ جج نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ رٹ پٹیشن کو مذکورہ پٹیشن کی خوبیوں میں جانے بغیر مذکورہ بنیاد پر خارج کر دیا۔ اس فیصلے کو آندھرا پردیش عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے برقرار رکھا جس نے مذکورہ رٹ اپیل کو خارج کر دیا۔ ان فیصلوں کی درستی کا ہمارے سامنے اعتراض کیا گیا ہے۔

ہماری رائے میں، آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے محترم سنگل جج اور ڈویژن بنچ، اپیل کنندہ کی جانب سے بالترتیب دائر کردہ رٹ پٹیشن اور اپیل کو اس بنیاد پر خارج کرنے میں واضح طور پر غلطی پر تھے کہ اپیل کنندہ نے کہا تھا کہ وہ ایک ہی قسط میں معاوضہ دیے جانے پر حصول قبول کرنے کو تیار ہے۔ اپیل کنندہ کا بیان قانونی طور پر معاہدہ ایکٹ کی شرائط میں محض ایک پٹیشن سے زیادہ نہیں تھا۔ مذکورہ پٹیشن کبھی بھی لینڈ ایکویزیشن آفیسر جس کے سامنے یہ پیش کی گئی تھی نے قبول نہیں کی۔ ایک طرف تو، ایک ہی قسط میں معاوضے کا ایوارڈ بنانا، اس آفیسر نے اپیل کنندہ کو معاوضہ دینے کا کوئی بھی ایوارڈ 9 نومبر 1979 تک جب اپیل کنندہ نے مذکورہ پٹیشن واپس لی یا یہاں تک کہ رٹ پٹیشن دائر ہونے تک بھی نہیں بنایا تھا۔ جب تک پٹیشن قبول نہیں کی گئی جماعتوں کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں تھا اور اپیل کنندہ اپنی پٹیشن واپس لینے کا حق رکھتا تھا۔ پٹیشن واپس لینے میں کچھ بھی غیر منصفانہ یا غیر مناسب نہیں تھا، کیونکہ اپیل کنندہ کسی بھی طرح لا محدود مدت تک پٹیشن کھلی رکھنے کا پابند نہیں تھا۔ لہذا، رٹ پٹیشن کو اپیل کنندہ کی جانب سے لینڈ ایکویزیشن آفیسر کے سامنے بیان دینے یا مذکورہ بالا رضامندی دینے کی بنیاد پر خارج نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔

خوبیوں پر، یہ واضح ہے کہ زمین کا حصول قانونی طور پر باطل ہے کیونکہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن کا خلاصہ گورنمنٹ گزٹ میں نوٹیفکیشن کی اشاعت کے 40 دنوں کے اندر مقامی علاقے میں شائع نہیں کیا گیا تھا۔ مقامی علاقے میں اس طرح کی اشاعت کے لیے 40 دنوں کی مدت آندھرا پردیش (ترمیمی) ایکٹ کے ذریعے ترمیم شدہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 4 (1) کے ذریعے لازمی بنائی گئی ہے۔ یہ طے شدہ ہے کہ ایسی عدم تعمیل حصول کو قانونی طور پر باطل کرتی ہے۔

نتیجتاً، اپیل کامیاب ہوتی ہے اور رٹ پٹیشن میں حکم قطعی ہوتا ہے۔ یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ کی مذکورہ بالا زمین کا حصول قانونی طور پر باطل ہے۔ اگر قبضہ لے لیا گیا ہے، تو اسے اپیل کنندہ کو واپس کر دیا جائے۔

اپیل مذکورہ بالا کے مطابق پوری لاگت کے ساتھ قبول کر لی جاتی ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔